باب 5

تحفظِ حقوقِ نسواں
(Protection of Women's Rights)

تدریسی مقاصد

سبق کے اہم نکات

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ سمجھ سکیں:

-1 ''تشدد'' اور ''عورتوں پر تشدد'' کی اصطلاحات
-2 پاکستان میں خواتین پر ہونے والے مظالم
-3 خواتین پر تشدد کے حوالے سے عام تصورات
-4 اسلام میں عورت کا مقام اور حقوق
-5 خواتین پر تشدد کے حوالے سے پنجاب حکومت کی کوششیں

سوال 1: جسمانی تشدد سے کیا مراد ہے؟ پاکستان میں خواتین پر تشدد کا جائزہ لیجیے۔

جواب: عالمی ادارہ صحت (World Health Organization) کی رو سے جسمانی تشدد

عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدد جسمانی قوت یا جبر کا ایسا ارادتاً استعمال ہے، جس میں چوٹ، زخم، موت، نفسیاتی تکلیف یا کسی چیز سے محرومی ممکن ہو۔

نسوانی تشدد

صنفی تشدد کی وہ قسم جس کی بنا پر عورت کے جسمانی، دماغی اور تولیدی مراحل پر برا اثر پڑے، نسوانی تشدد کہلاتا ہے۔

-2 اقوام متحدہ (United Nations) کے مطابق نسوانی تشدد

اقوام متحدہ کے مطابق نسوانی تشدد وہ عمل ہے جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی نقصانات ہوتے ہیں۔

عورت کو آزادی سے محروم رکھنا

عورت کو اس کی سماجی یا ذاتی زندگی میں دھمکی آمیز باتوں اور جبری طور پر آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے اور اسے وہ حقوق بھی نہیں دیے جاتے جن کی فراہمی مذہب اور ریاست کا آئین لازمی قرار دیتا ہے۔

خواتین پر گھریلو تشدد

بہت سے لوگ یہ سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں کہ تشدد خاندان یا گھر میں ممکن نہیں ہوتا۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ دنیا میں ہر تین میں سے ایک یا تقریباً 35 فیصد خواتین ایسی ہیں جن پر ان کے خاندان کے ہی کسی فرد یا کسی جاننے والے نے تشدد کیا ہوتا ہے۔ ذات برادری، قبائلی اور سرداری نظام نے بھی عورتوں کے حقوق غصب کرنے اور ان پر تشدد کی راہ ہموار کر رکھی ہے۔

پاکستان میں نسوانی تشدد (Violence against Women in Pakistan)

دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح پاکستان میں بھی عورتیں روزانہ تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔

پاکستان میں عورتوں پر تشدد کی اقسام

پاکستان میں عورتوں پر مختلف طریقوں سے تشدد کیا جاتا ہے مثلاً زدوکوب، قتل، چھیڑ چھاڑ کرنا، تیزاب پھینکنا وغیرہ۔

www.downloadclassnotes.com

گھریلو تشدد

گھریلو تشدد، تسلی بخش جہیز نہ لانے پر سسرال کی طرف سے تشدد کیا جاتا ہے۔ یہ تشدد نہ صرف جسمانی ہوتا ہے بلکہ یہ جذباتی اور معاشی اور ازدواجی حقوق کی عدم فراہمی کی صورت میں بھی ہوتا ہے۔

تشدد کی شکار خواتین اور تشدد کے مرتکب افراد

(Victims and Offenders)

متاثرہ خواتین کی اقسام

تشدد کا شکار عورتوں میں دیہاتی، شہری، امیر، غریب، مذہبی اور مختلف اعتقادات پر یقین رکھنے والی خواتین شامل ہیں۔

تشدد کے مرتکب افراد

تشدد کے مرتکب افراد کسی مخصوص طبقے سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ان میں بھی امیر، غریب، مذہبی، غیر مذہبی، تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ افراد شامل ہوتے ہیں۔ تشدد کے مرتکب شخص کے لیے ضروری نہیں کہ اُس کے ظلم کا نشانہ بننے والی عورت اس کے گھر، خاندان یا برادری سے ہو۔ اس کا تعلق گلی، محلے، کسی ادارے یا کسی بھی طبقہ سے ہوسکتا ہے۔ تشدد کے بعض واقعات میں عورتیں بھی اس کی ذمہ دار پائی گئی ہیں۔ بعض خاندانوں اور قبیلوں میں لڑکیوں کی کم عمری میں شادیاں بھی ان پر تشدد کا سبب ہوتی ہیں۔

نسوانی تشدد کا تنقیدی جائزہ

(Critiquing Common Ideas about Violence againt Women)

سوال 2: نسوانی تشدد کے متعلق عوامی رائے کا تجزیہ کریں۔

جواب: **نسوانی تشدد کی وجوہات**

نسوانی تشدد کی بے شمار وجوہات ہیں۔

ا۔ معاشرے میں نسوانی تشدد کو بالعموم مشترکہ عمل سمجھ کر قبول کرلیا گیا ہے۔

۲۔ مجرموں کے خلاف سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔

۳۔ معاشرے میں عدم مساوات ہے۔

۴۔ اسلام میں خواتین کو جو حقوق دیے گئے ہیں ان سے عدم واقفیت تشدد کی عام وجہ ہے۔

غلط مفروضہ (Myth)

غیر حقیقت پسند طبقہ میں فرض کرلیا گیا ہے کہ متاثرہ عورت کی اپنی غلطی یا قصور کی بنا پر وقوع پذیر ہوتا ہے۔

حقیقت (Fact)

عورتوں پر تشدد کی دلیل

تشدد کے بارے میں بعض لوگوں کی یہ دلیل ہے کہ تشدد اس وقت وقوع پذیر ہوتا ہے جب لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ عورتیں کس طرح کا لباس پہنتی ہیں ان کا سماجی اور ازدواجی مرتبہ کیا ہے، ان کی طرزِ زندگی اور ذہنی میلان کیا ہے۔ یہ دلیل اسی لحاظ سے قابل تسلیم نہیں کہ یہ سب اعتراضات تو مردوں پر بھی ہوسکتے ہیں۔ ان کی سرگرمیاں اور رویے بھی دوسروں کے لیے تکلیف

اور نقصان کا باعث ہو سکتے ہیں، پھر صرف عورتیں ہی انتقامی کارروائی کا شکار کیوں ہوں۔

تشدد کا ارتکاب

تشدد کا ارتکاب عام طور پر اُس وقت ہوتا ہے جب جھگڑے کے حل کے لیے کوئی متبادل طریقہ موجود نہ ہو۔ بہر حال جھگڑے کے حل کے لیے کوئی ایسا مصالحاتی طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے۔ جس کی بنا پر یا تو تشدد ختم ہو جائے یا اس کا ارتکاب کم ہو جائے۔ عورتوں پر تشدد کا ارتکاب اس وقت ہوتا ہے جب وہ عام زندگی میں کوئی کردار ادا کرتی ہیں۔

حقیقت (Fact)

پاکستانی معاشرے میں عورت کی غیر محفوظ زندگی

پاکستانی معاشرے میں عورتوں کی عام زندگی عموماً بڑی غیر محفوظ ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورتوں کو عوامی مقامات پر جانے سے منع کیا جاتا ہے یا ان کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی کیونکہ نسوانی تشدد گھروں کی طرح باہر بھی ممکن ہے۔

مقامات کو محفوظ بنانا

عام جگہوں پر جانا مرد و زن دونوں کا یکساں حق ہے۔ عوامی مقامات پر جانے کے لیے عورتوں پر پابندی لگانے کی بجائے ان مقامات کو قابلِ رسائی اور محفوظ بنایا جانا چاہیے۔

سوال 3: نسوانی حقوق کی تاریخ مختصراً تحریر کریں۔

جواب: نسوانی حقوق کی تاریخ (History of Women Rights)

خواتین کے سماجی اور قانونی حقوق

نسوانی حقوق میں سماجی اور قانونی حقوق شامل ہیں، جن کا مطالبہ تمام دنیا کی خواتین کرتی ہیں، مثلاً مردوں کے برابر عورتوں کے لیے نوکریاں اور تنخواہ کے حقوق، اپنی مرضی یا پسند کے مطابق شادی کے حقوق، تعلیم اور وراثتی حقوق وغیرہ۔

تحریکِ حقوقِ نسواں

حقوق کے مطالبے کی وجہ سے 19 ویں صدی میں "تحریکِ حقوقِ نسواں" اور "تحریکِ مساواتِ نسواں" کی بنیاد پڑی۔

عورتوں کے حقوق کا قانونی تحفظ

عہدِ حاضر میں دنیا کے تمام ممالک میں عورتوں کے حقوق کو نہ صرف سماجی، سیاسی اور ملکی سطح پر تسلیم کیا جا چکا ہے بلکہ انھیں آئینی اور قانونی تحفظ فراہم کر دیا گیا ہے۔ وہ اپنے حقوق کی تحصیل اور عدم دستیابی کی صورت میں قانون سے مدد لینے اور عدالت سے رجوع کرنے کا حق دے دیا گیا ہے۔ آئینِ پاکستان کی رو سے پاکستانی خواتین کو مردوں کے ساتھ یکساں حقوق حاصل ہیں۔

فاطمہ جناح اور رعنا لیاقت علی خاں کا حقوقِ نسواں میں کردار

فاطمہ جناح وہ پہلی خاتون ہیں جنھوں نے پاکستان کی عورتوں کے حقوق کی وکالت کی۔ ان کے علاوہ بیگم رعنا لیاقت علی خاں نے بھی عورتوں کے حقوق کی مؤثر اور بھرپور حمایت کی۔

اپوا (APWA) کا قیام

بیگم رعنا لیاقت علی خان نے 1949ء میں پاکستان میں عورتوں کی اخلاقی، معاشرتی اور مالی بہبود کے لیے اپوا (APWA)

www.downloadclassnotes.com

کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، ان خواتین کی دلیرانہ کوششوں کو سراہنے کے لیے پاکستان میں 12 فروری کا دن عورتوں کے حوالے سے منایا جاتا ہے۔

سوال 4: اسلام میں عورت کا کیا مقام ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مثالیں دے کر واضح کریں۔

جواب: اسلام میں عورتوں کا مقام اور حقوق (Status and Rights of Women in Islam)

اسلام اور دنیا بھر کے تمام مذاہب ہر قسم کے نسوانی تشدد کی مذمت کرتے ہیں۔ اکثر عورتیں اس تصور کی بنا پر تشدد کا شکار ہوتی ہیں کہ وہ مردوں کی نسبت کم تر ہیں۔ بہر حال قرآن پاک کی آیات اس بات کی ترجمانی کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردوں اور عورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں عورت کا مقام

لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ (آل عمران:195)

i- "میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کی جنس ہو۔"

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥ (النحل:97)

ii- "جو شخص نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔"

اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورتوں کا مرتبہ

انبیاء ومرسلین علیہم السلام اور ان کے صحابہؓ کبار کی تاریخ اور قرآن سے بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورتوں کا مرتبہ مردوں کی نسبت کسی طرح کم نہیں ہے۔

حضرت حاجرہ علیہ السلام کی مثال

حضرت حاجرہ علیہ السلام کا واقعہ ایک نمایاں مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے عورتوں کے رتبے کو اجاگر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی خاطر وہ کوہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑیں تا کہ وہ اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خوراک اور پانی مہیا کر سکیں۔

حج کا ایک عظیم رکن

حضرت حاجرہؑ کا عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ صفا اور مروہ کے درمیان بھاگنا حج کا ایک رکنِ عظیم بنا دیا گیا۔ تمام مردوں اور عورتوں پر لازم ہو گیا کہ وہ ان کے نقشِ قدم کی پیروی کریں اور مناسک حج کے دوران سعی بین الصفا والمروہ کریں تا کہ ان کا حج مکمل ہو جائے اس سے اسلام میں عورتوں کی حیثیت کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بحیثیت تاجر

حضور پاک ﷺ کی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جزیرہ نما عرب کی ایک دولت مند اور ممتاز خاتون تھیں۔ ان کا مکہ معظمہ میں ایک تجارتی مرکز تھا جسے وہ خود سنبھالتی تھیں۔ ان کا تجارتی سامان شام جیسے دور دراز ملکوں کی منڈیوں میں جاتا تھا۔ انہوں نے اجرتی تاجر رکھے ہوئے تھے۔ جو ان کا مال بیرونی ممالک میں لے جاتے اور ان کی منڈیوں سے وہاں کا مال خرید کر مکہ معظمہ میں لا کر فروخت کرتے تھے۔ ان تاجروں میں حضور پاک کے پیارے چچا حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

www.downloadclassnotes.com

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاروبار کی کامیابی

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاروبار کی کامیابی کو اس طرح دیکھا جا سکتا ہے کہ جب قریش کے تجارتی قافلے گرمیوں میں شام کو جاتے تھے اور سردیوں میں یمن کا رخ کرتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا تھا۔

بعثتِ نبوی ﷺ کے بعد معاشرتی اصلاحات

بعثتِ نبوی ﷺ کے بعد ہمارے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرتی اصلاحات کی جدوجہد کے سلسلے کا اہم پہلو دنیا اور عرب کے مظلوم اور محروم طبقات خصوصاً خواتین، خدام اور یتیموں کو بنیادی حقوق مہیا کرنا ہے۔

ظہورِ اسلام کے بعد نفرت انگیز عمل کا خاتمہ

اسلام نے مظلوم طبقات کی بہتری کے لیے بے شمار اقدامات اٹھائے۔ مثلاً ظہورِ اسلام کے بعد عرب میں بچیوں کو زندہ درگور کرنے کے نفرت انگیز عمل کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔

نامور مسلم خواتین کی زندہ مثالیں

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نامور خواتین کی وہ زندہ مثالیں ہیں جو ظلم و جبر کے سامنے ثابت قدم رہیں اور مشکل کی گھڑیوں میں مسلم خواتین کی رہنمائی فرماتی رہیں۔ انھوں نے اپنی فکر و نظر اور کردار و عمل سے ثابت کیا کہ عورت زندگی کے ہر محاذ پر مردوں کے شانہ بشانہ لڑ سکتی ہے۔ وہ اپنے حقوق کے لیے آواز بھی اُٹھا سکتی ہے اور عملی جدوجہد بھی کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد و عورت برابر

دنیا اور آخرت دونوں میں بحیثیت انسان، مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر اور مساوی ہیں۔ ان کو اخروی زندگی میں اپنے اپنے اس عمل کا انعام دیا جائے گا اور سزا دی جائے گی۔ جو انہوں نے اس دنیا میں سرانجام دیا۔

نسوانی تشدد کے خاتمہ کے لیے حکومت پنجاب کے اقدامات

(Punjab Government's Efforts to Address Voilence Against Women)

سوال 5: خواتین پر تشدد کے خاتمہ کے لیے حکومت پنجاب کے اقدامات تحریر کریں۔

جواب: پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015ء

(Punjab Marriage Restraint Act 2015)

شادی کے لیے قانونی عمر

پاکستان میں جبری اور بچپن کی شادی کا رواج عام ہے۔ پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔

شادی ایکٹ میں ترمیم

پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کے اہل

www.downloadclassnotes.com

کار 16 سال سے کم لڑکیوں اور 18 سال سے کم لڑکوں کی شادیوں غیر قانونی معاونت کرتے ہیں تو ان کو قید اور بھاری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

حکومتِ پنجاب کا تحفظِ نسواں ایکٹ 2016ء

(The Punjab Protection of Women Against Voilence Act 2016)

سوال 6: انسدادِ تشدد تحفظ نسواں ایکٹ 2016ء حکومت پنجاب کے نمایاں خدوخال کیا ہیں؟ بیان کریں۔

جواب: تحفظ نسواں ایکٹ کی منظوری

خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء کو پنجاب حکومت نے انسدادِ تشدد تحفظ نسواں ایکٹ منظور کیا اور معاشرہ میں ہر سطح پر خواتین کو ہر قسم کے تشدد سے محفوظ رکھنے کی بنیاد مہیا کر دی۔

متاثرہ خواتین کو انصاف کی فراہمی

حکومت پنجاب کے انسدادِ تشدد تحفظ نسواں ایکٹ کا مطلب یہ ہے کہ خواتین اپنے خلاف تشدد کی صورت میں ایوانِ عدل اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے رجوع کر سکتی ہیں اور متعلقہ ادارے خواتین کو تحفظ فراہم کرنے اور مجرمان کو قرار واقعی سزا دینے کے پابند ہیں۔

عمل درآمد کا طریقہ کار

(Implementation Mechanism)

انسداد تشدد مراکز کا قیام

پاکستان میں بہت سی خواتین تشدد کے خلاف انصاف اور نجات نہیں مانگتیں کیونکہ انہیں ناانصافی کے خلاف کوئی معاشرتی، خاندانی اور اخلاقی امداد میسر نہیں ہوتی۔ اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے تمام صوبے میں ضلعی سطح پر انسداد تشدد مراکز برائے خواتین قائم کر دیے ہیں۔

خواتین عملہ

یہ مراکز صبح و شام کھلے رہیں گے اور وہاں تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہوگا۔

سوال 7: انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: متاثرہ خواتین کو سہولیات کی فراہمی کے اقدامات

انسداد تشدد مراکز میں خواتین کو مندرجہ ذیل سہولیات میسر ہوں گی۔

پولیس تک رسائی

تشدد سے متاثرہ خواتین کو پولیس تک رسائی حاصل ہوگی۔

قانونی اور طبی امداد کی فراہمی

تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کو ضرورت پڑنے پر طبی، قانونی اور نفسیاتی امداد مہیا کی جائے گی، اسی طرح ان کو پناہ گاہیں بھی میسر ہوں گی۔ جو ان کی بحالی اور تحفظ کی ضامن ہوں گی۔

ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز (DWPOS) کا تقرر

متاثرہ خواتین کو کسی انسداد تشدد مرکز میں کوئی مشکل پیش آتی ہے تو وہ محافظ ٹیموں سے رابطہ کر سکیں گی، جن کی سربراہ ضلعی تحفظِ

www.downloadclassnotes.com

خواتین آفیسرز (DWPOS) ہیں جو ضلعی تحفظِ خواتین کمیٹیوں (DWPC) کا حصہ ہیں جو کسی جگہ بھی داخل ہو سکتی ہیں تاکہ تشدد سے خواتین کو بچایا جا سکے۔

عورتوں کے لیے ٹال فری نمبر

ان مراکز میں، ان عورتوں کے لیے ٹال فری نمبرز قائم کیے جائیں گے جو مرکز میں نہیں آسکتیں تاکہ فون کے ذریعے معلومات اور امداد حاصل کر سکیں۔ یہ ٹال فری نمبر پہلے سے قائم شدہ ٹال فری نمبر 1043 کے علاوہ ہو گا جہاں خواتین تشدد کے خلاف شکایات کر سکیں گی۔ ہر عورت اپنے موبائل فون یا لینڈ لائن نمبر سے Helpline کو کال کر سکے گی۔

ہیلپ لائن آپریٹرز کے ذریعے رابطہ

ہیلپ لائن آپریٹرز، ان کی شکایات کے اندراج کی معلومات فراہم کریں گے اور ان کا رابطہ ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز یا مقامی پولیس اسٹیشن اور دیگر ضلعی حکومتی حکام سے کروائیں گے۔ SMS نمبر 8787 کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ کیا جا سکے گا۔

دستورِ پاکستان کے مطابق آزادانہ زندگی گزارنے کا حق

دستورِ پاکستان کے مطابق تمام انسانوں کو آزادانہ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ معاشرے میں برابر کے شہری بن سکیں۔ جب تک خواتین عدم مساوات اور ظلم کا شکار ہیں وہ اپنا جائز مقام حاصل نہیں کر سکتیں۔

خواتین کے خلاف جرائم پر خاموشی

خواتین کے خلاف جرائم پر خاموشی بے شمار مظالم کا سبب بنتی ہے۔ اس لیے ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ تشدد کا شکار خواتین کی اخلاقی امداد کرے اور ان کے تحفظ کے لیے قائم حکومتی اداروں سے تعاون کرے۔

معاشرے کی ترقی اور خوشحالی

ایسے مقدمات کو متعلقہ حکام تک پہنچانے والے شہریوں کی حفاظت کی جانی چاہیے ایسے ظلم اور ناانصافی کے خلاف صرف آواز اٹھا کر ہی نہیں بلکہ عملی اقدامات اُٹھا کر ہم اپنے معاشرے کو جرائم سے پاک ترقی یافتہ اور خوشحال بنا سکتے ہیں۔

مشقی سوالات

-1 ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگایے۔

-1 VAW کا مطلب ہے:

(الف) جنگ زدہ کے خلاف تشدد (ب) صنفی تشدد (ج) نسوانی تشدد (د) مردانہ تشدد

-2 پنجاب تحفظِ نسواں انسدادِ تشدد ایکٹ منظور ہوا:

(الف) 4 فروری 2015ء (ب) 24 فروری 2016ء (ج) 23 مارچ 2015ء (د) 15 اگست 2016ء

-3 تشدد زدہ خواتین کے تحفظ کے لیے طریقہ کار موجود ہے:

(الف) SMS نمبر 8787 پر پولیس کو رپورٹ کرنا۔

(ب) انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین میں پناہ حاصل کرنا۔

(ج) انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین کے ذریعے طبی و قانونی اور نفسیاتی امداد طلب کرنا۔

(د) مندرجہ بالا تمام۔

4- **انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین قائم کیے جائیں گے:**

(الف) ضلعی سطح پر (ب) صوبائی سطح پر (ج) شہری سطح پر (د) ملکی سطح پر

5- **نسوانی تشدد کا ارتکاب ممکن ہے:**

(الف) خواتین کے ذریعے (ب) شوہر کے ذریعے (ج) اجنبی کے ذریعے (د) تمام کے ذریعے

6- **پنجاب میں شادی کی قانونی عمر ہے:**

(الف) لڑکے اور لڑکیوں کے لیے 14 سال۔ (ب) لڑکے اور لڑکیوں کے لیے 18 سال۔
(ج) لڑکے اور لڑکیوں کے لیے 16 سال۔ (د) لڑکوں کے لیے 18 اور لڑکیوں کے لیے 16 سال۔

7- **Helpline کا نمبر جو نسوانی تشدد کے مقدمات کی رپورٹ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے:**

(الف) 1023 (ب) 1043 (ج) 1068 (د) 1010

-1	(ج)	-2	(ب)	-3	(د)	-4	(الف)	-5	(د)	-6	(د)	-7	(ب)

2- **مختصر جوابات دیں۔**

1- **"تشدد" اور "نسوانی تشدد" کی اصطلاحات بیان کریں۔**

جواب: جسمانی قوت یا جبر کا ایسا استعمال جس میں چوٹ، زخم، موت، نفسیاتی تکلیف یا کسی چیز سے محرومی تشدد کے زمرے میں آتی ہے۔ نسوانی تشدد سے مراد وہ صنفی تشدد ہے جس میں عورت کے جسمانی دماغی تولیدی مراحل پر اثر پڑتا ہے۔

2- **یہ دلیل غلط کیوں ہے جس کے مطابق تشدد زدہ خاتون کا اپنا قصور ہوتا ہے؟**

جواب: یہ دلیل اس لیے غلط ہے کیونکہ تشدد میں صرف مجرم ہی قصوروار ہوتا ہے، ستم رسیدہ نہیں۔

3- **نسوانی تشدد میں مجرم اور ستم رسیدہ کون ہوتے ہیں؟**

جواب: نسوانی تشدد کے مجرم دیہاتی، شہری، امیر غریب، مذہبی، غیر مذہبی تعلیم یافتہ، غیر تعلیم یافتہ لوگ ہو سکتے ہیں جنھیں عورت کا پہلے سے جاننا یا نہ جاننا ضروری نہیں۔ ستم رسیدہ وہ خواتین ہوتی ہیں جن پر تشدد کیا جائے۔

4- **پنجاب تحفظِ نسواں انسدادِ تشدد ایکٹ 2016ء کے تحت کون کون سے جرائم آتے ہیں؟**

جواب: پنجاب تحفظ نسواں انسداد تشدد ایکٹ 2016ء کے تحت درج ذیل جرائم آتے ہیں: گھریلو بدسلوکی، مار پیٹ، جائز حقوق کی عدم فراہمی جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی، معاشی تنگی عورت کا پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ۔

تفصیل سے جوابات دیجیے۔

3- **اسلام میں عورت کا کیا مقام ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مثالیں دے کر واضح کریں۔**

جواب: دیکھیے سوال نمبر 4

4- **نسوانی تشدد کے متعلق عوامی رائے کا تجزیہ کریں۔** جواب: دیکھیے سوال نمبر 2

5- **پنجاب تحفظِ نسواں انسدادِ تشدد ایکٹ 2016ء کے نمایاں خدوخال کیا ہیں؟ بیان کریں۔** جواب: دیکھیے سوال نمبر 6

6- **انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟ وضاحت کریں۔** جواب: دیکھیے سوال نمبر 7

عملی کام

چار سے پانچ طلباء کا گروپ بنائیں جو صنفی امتیاز کی مختلف مثالیں دے کر بحث کریں اور جنھوں نے حقیقی حالت نسوانی تشدد کا مشاہدہ کیا ہو۔ طلباء زیرِ بحث مسائل کا حل بھی تجویز کریں۔

www.downloadclassnotes.com